آٹھواں مرثیہ عنوان **آیاتِ سُخَن**

مطلع : پھر کوئی تازہ سُخَن اے مرے پندارِ سُخَن

بند: ۷۷

تصنیف: ۱۹۹۸ء

اے دستِ دُعا بابِ قبول آتا ہے
اس شاخِ تمنا پہ بھی پھول آتا ہے
مِنبَر کی طرف بڑھا تو آواز آئی
وہ بُلبُلِ بُستانِ رسول آتا ہے

۱

پھر کوئی تازہ سخن ، اے مرے پندارِ سخن
اک نئے ڈھب سے سجا ، پھر در و دیوارِ سخن
آج پھر غیرتِ فردوس ہو گُل زارِ سخن
کوئی تو ہو جو رکھے شوکتِ اقدارِ سخن
خدمتِ شعر کو بے دام و درم حاضر ہیں
پاسِ اقدارِ سخن کے لیے ہم حاضر ہیں

۲

پھر سجا سر پہ مرے طُرۂ دستارِ سخن
پھر برس بعد کُھلا ہے دَرِ دربارِ سخن
جوہریوں میں رکھوں سِلکِ جلادارِ سخن
جو کسوٹی ہیں وہ پرکھیں گے یہ معیارِ سخن
بزم میں قدر شناسانِ سخن بیٹھے ہیں
قدر دانوں میں کئی ماہرِ فن بیٹھے ہیں

۳

خدمتِ شعر و سخن کر گئے ساداتِ سخن
زیب بس اُن کو ہی دیتی تھی مباہاتِ سخن
مرثیوں میں کیے ظاہر وہ کمالاتِ سخن
اُن کے بستے ہیں کہ ہیں مصحفِ آیاتِ سخن
لہلہاتے ہوئے شعروں کے چمن باقی ہیں
آج بھی اُن کی کراماتِ سخن باقی ہیں

۴

پھر مجھے نامِ خدا ، کارِ خُدا کرنا ہے
حَمد لکھنا ہے ، پیمبرؐ کی ثنا کرنا ہے
ساتھ ہی تذکرۂ آلِ عبؑا کرنا ہے
خوب معلوم ہے مجھ کو ، مجھے کیا کرنا ہے
اس ریاضت سے جو اظہار مودّت ہوگا
انہیں شعروں سے ادا اجرِ رسالت ہوگا

۵

نعت ہے مَدحِ نبیؐ ، حَمد ہے خالِق کی ثنا
حَق سے ہے بندۂ عاجز کی مُناجات دُعا
مَنقبَت آلِ محمدؐ کے مَراتِب کی ضِیا
خاص اَصناف میں ہوتی ہے شہیدوں کی رِثا
نوحہ و مرثیہ و سوز و سَلام آتے ہیں
غم کے اظہارِ عقیدت میں یہ نام آتے ہیں

۶

نام اللہ کا لکھتا ہے قلم ، بسم اللہ
آج پھر ہوتا ہے مولا کا کرم بسم اللہ
رزق افکار کا ہوتا ہے بہم بسم اللہ
دور منزل ہے بہت ، وقت ہے کم بسم اللہ
تنگیِ وقت میں باقی مِری اوقات رہے
مَزرَعِ شعر و سخن پر مِرے برسات رہے

۷

حسبِ توفیق لکھوں ، حسبِ ضرورت لکھوں
وقت کا پھر ہے تقاضا کہ بسُرعت لکھوں
جس کا لکھنا ہو عبادت ، وہ عِبارت لکھوں
گویا جو کچھ بھی لکھوں حَرفِ صداقت لکھوں
آج پھر فکرِ سخن میں مجھے آسانی ہو
لفظ مرغوب ہوں ، مضموں کی فراوانی ہو

۸

ہوں وہ افکار جو ذہنوں کی طہارت بن جائیں
مصرعے ایسے ہوں کہ لفظوں کی متانت بن جائیں
بزم معبد بنے ، اشعار عبادت بن جائیں
اور قیامت میں یہی وَجہِ شفاعت بن جائیں
نعمتوں کا مرے معبود کی شکرانہ ہو
پھر تو یہ مرثیہ بھی خُلد کا پروانہ ہو

۹

شُکر اللہ کا کرنے سے زباں قاصر ہے
پیر عاجز ہے یہاں اور جواں قاصر ہے
سب کا یاں زورِ قلم ، زورِ بیاں قاصر ہے
نہیں کچھ ہیچ مداں پر ہمہ داں قاصر ہے
جو بھی سانس آتی ہے ، اِک نعمتِ رَب ہوتی ہے
اور نعمت ہی ہے جو شُکرِ طَلَب ہوتی ہے

۱۰

حمد اُس کی ہے جو ہے خالقِ امکانِ وجود
جس کی تخلیق سے قائم ہے دبستانِ وجود
جس کی مخلوق سے روشن ہے شبستانِ وجود
جس کے ہونے سے ہیں، سارے سر و سامانِ وجود
حیّ و قیّوم ہے ، رکھتا ہے نمودِ واجب
ساری مخلوق ہے ممکن ، وہ وجودِ واجب

۱۱

کُفر والے بھی اُسی کے تو بھجن گاتے ہیں
جن کو بھگوان سے ہوتی ہے لگن ، گاتے ہیں
سب ہی اظہارِ عقیدت کے سخن گاتے ہیں
یہ تو انسان ہیں ، مرغانِ چمن گاتے ہیں
حَق جو خالق کی عنایت کا ادا کرتی ہے
ساری مخلوق اُسی رَب کی ثنا کرتی ہے

۱۲

ہے ہر اِک شے کو فنا ، ایک اُسی کو ہے ثبات
اُس کے ہی قبضۂ قدرت میں حیات اور ممات
اس کی مخلوق ہیں انسان ، فرشتے ، جِنّات
یہ پرندے ، یہ چرندے ، یہ جمادات و نبات
وہ حواسوں کا ہے خالق ، دل و جاں کا خالق
خالقِ ارض و سما ہے ، وہ جہاں کا خالق

۱۳

ایک آواز سے قدرت کا یہ اعجاز ہوا
طائرِ مُلکِ عَدم مائلِ پرواز ہوا
یعنی امکان کے اظہار کا دَر باز ہوا
کُن سے اس دفترِ تخلیق کا آغاز ہوا

ہر طرف نور تھا ، دنیا نے بھی مانا ہے اسے
آج سائینس نے بِگ بینگ☆ سے جانا ہے اسے

۱۴

کائنات اُس نے بنائی کسی زحمت کے بغیر
خلق کرتا ہے کسی ہاتھ کی حرکت کے بغیر
کوئی تخلیق نہیں اُس کی ضرورت کے بغیر
کام ہوتا نہیں اُس کا کوئی حکمت کے بغیر

وہ مسبّب تھا تو سارا یَم اسبَاب بنا
"کُنتُ کنزاً" کے سَبَب عالَمِ اَسباب بنا

۱۵

نہ تفکّر کی ضرورت تھی ، نہ منصوبے کی
مشورے کی ، نہ نمونے ، نہ کسی نقشے کی
تجربے کی ، نہ تردّد ، نہ کسی خدشے کی
کوئی صورت کہاں ممکن تھی نہ ہو سکنے کی

اَمرِ معروف کے اظہارِ شعوری میں ہوئی
ساری مخلوق معاً اُس کی حضوری میں ہوئی

☆ Big Bang

۱۶

سب کی شکلیں ہیں جُدا ، نام الگ ، کام الگ
خصلتیں سب کی جُدا ، سب کی ہیں اقسام الگ
سب کا آغاز جُدا ، سب کا ہے انجام الگ
سب جمادات و نباتات کے اجسام الگ
ساری مخلوق سے واقف تھا وہ خلقت سے بھی قبل
علم رکھتا ہے وہ معلول کا ، علّت سے بھی قبل

۱۷

عالمِ ہُو تھا ، ہر اِک شے تھی عدم میں معدوم
ذاتِ واجب تھی فقط ، کب تھے مَہ و مہر و نجوم
نہ کوئی فاعل و مفعول ، نہ لازم ملزوم
وہ تو اُس وقت بھی عالِم تھا ، نہ تھا جب معلوم
ابھی مقدور بنے بھی نہ تھے قادِر جب تھا
پلنے والے ابھی موجود نہ تھے ، وہ رَب تھا

۱۸

لامکاں خود ہے ، مگر کون و مکاں کا خالق
وقت و لا وقت کے ہر عہد و زماں کا خالق
خلقِ ظاہر کا بھی اور خلقِ نہاں کا خالق
ہر رگِ جاں سے قریں ، ہر رگِ جاں کا خالق
کوئی نزدیک نہیں جتنا خُدا ہے سب سے
صاحبِ جسم نہیں ہے ، وہ جُدا ہے سب سے

۱۹

خالقِ حُسن ہے ہر چیز میں زیبائی ہے
ظرف کے ساتھ ہر اک شے میں توانائی ہے
یہ جو اضداد کی آفاق میں یکجائی ہے
اس تنوّع میں بھی اک جلوۂ یکتائی ہے
خار و گُل ، شمس و قمر ، شام و سحر دیکھتے ہیں
اُس کی قدرت نظر آتی ہے ، جدھر دیکھتے ہیں

۲۰

خالقِ کُل ہے تو اُس کی ہیں حکایات الگ
دوئی ظاہر ہو اگر ہوں صفت و ذات الگ
وہ جو یکتا ہے تو اُس کی ہے ہر اک بات الگ
اُس کے ناموں کی ہیں بندوں سے روایات الگ
'ذوالجلال' ایسے ہیں کچھ نام جلالی اُس کے
کچھ 'شہید' ایسے ہیں اسمائے جمالی اُس کے

۲۱

وہ مُمیت اور وہ مانع وہ مُجیب اور شکُور
وہ مُوَخِر وہ مُصَوِر وہ مہیمن ، وہ صَبوُر
وہ مُقدّم وہی نافع ، وہی سَتّار و غفور
پاس رہتا ہے سبھی کے ، وہ کسی سے نہیں دور
صِفتیں ذات ہیں اور ذاتِ صِفات اُس کی ہیں
نہ کوئی رُخ ہے ، نہ سمتیں ، نہ جہات اس کی ہیں

۲۲

اَحَد و واجد و ماجد ، صَمَد و نور و مَجید
واحِد و اَوّل و توّاب و مُعِز ، عَدل و مُعید
باعِث و وارِث و فَتّاح ، مَتین اور رَشید
قادِر و آخِر و وَہّاب و حَکَم ، عَفو و حَمید
ضار و جبّار و مُقیت و مُتکبّر باطِن
خافِض و قابِض و قُدّوس و مُذِل و مومِن

۲۳

وہ خَبیر اور کَبیر اور بَصیر اور حَکیم
وہ رَقیب اور حَسیب اور لَطیف اور حَلیم
وہ وَکیل اور حَفیظ اور جَلیل اور عَظیم
وہ بَدیع اور عَزیز اور سَمیع اور عَلیم
مَلِک و مُنتقِم و مالِک و غَفّار و کَریم
مُتعالی و مُحی ، واسِع و رَحمان و رَحیم

۲۴

باسط و مُقسط و رزّاق و رؤف و باری
ظاہر و مقتدر و خالق و مُحصی باقی
جامِع و رافِع و قیّوم و سَلاَم و ہادی
غَنی و مُغنی و قہّار و وَدود و وَالی
مُبدیِ وحَیُ و قوی ، بَرّ و ولی ہے اللہ
ایک ہی نام بچا ہے ، سو علی ہے اللہ

۲۵

ہے وہی اوّل و آخر ، وہی یکتا و اَحد
نہ اَزل کی کوئی حد ہے ، نہ اَبد کی کوئی حَد
لا سے ہوُ تک جو جُمل سے ہے حسابِ ابجد
سو وہی ایک سو دس۱۱۰ اسم علی کے ہیں عدد
اسمِ اعَظم ہے ’’علیؑ‘‘ یوں بھی سَنَد ہوتی ہے
مشکلوں کی بھی اسی نام سے رَد ہوتی ہے

۲۶

اُس کا ہم سر نہیں کوئی، نہ کوئی اُس کی مثال
نہ کوئی گھر ، نہ قرابت ، نہ کوئی اہل ، نہ آل
اُس کی رحمت کو فنا اور نہ نعمت کو زوال
رِزق دیتا ہے وہاں بھی ، جہاں پہنچے نہ خیال
فاطمہؑ بنت اَسَدکو یہ حرم میں پہنچا
رزق یونسؑ کو بھی مچھلی کے شکم میں پہنچا

۲۷

رزق دیتا ہے وہ نمرود کو ، شدّاد کو بھی
روزی دیتا ہے وہی صید کو ، صیّاد کو بھی
پالتا ہے وُہی اَجداَد کو ، اولاد کو بھی
کارِ ہستی میں گرفتار کو ، آزاد کو بھی
در ہے رحمت کا اُسی کی ، جو کھُلا رہتا ہے
وہ تو جس حال میں ہے ، اس میں سدا رہتا ہے

۲۸

ہے بھی ہر شے میں، کسی شے میں سماتا بھی نہیں
ہر جگہ ہے، کہیں آتا، کہیں جاتا بھی نہیں
سامنے آنکھوں کے ہے اور نظر آتا بھی نہیں
کوئی تمثیل، اشارہ اُسے پاتا بھی نہیں
اُس کے ہونے کا پتا خلقِ خدا دیتی ہے
عقل کی آنکھ سے دیکھو، تو دکھا دیتی ہے

۲۹

کس سے مانوس ہو، ساتھی نہیں اُس کا کوئی
زوج کیوں کر ہو کہ اُس کا نہیں ہمتا کوئی
باپ اُس کا ہے کوئی اور نہ بیٹا کوئی
ایسا تنہا ہے کہ ایسا نہیں تنہا کوئی
کوئی تاویلِ عدد اُس کے لیے نیک نہیں
وہ جو دو نصف سے بنتا ہے، یہ وہ ایک نہیں

۳۰

ہے مکاں اس کا کوئی اور نہ محل ہے اُس کا
کوئی ثانی، نہ مماثل، نہ بدل ہے اُس کا
نہ زمانہ، نہ کوئی آج، نہ کل ہے اُس کا
ابتدا جس کی نہیں ہے، وہ ازل ہے اُس کا
فکر میں سوچنے والوں کی سمائی کب ہے
مدح تک بولنے والوں کی رسائی کب ہے

۳۱

بس اُسی کے لیے زیبا ہیں سبھی نام و نمود
اصل ہے سب کی عدم اور وہ وجودِ موجود
اُس نے مخلوق کی فطرت ہی میں رکھی ہیں قیود
سب ہیں محدود ، اکیلا ہے وہی لا محدود
حد کہیں جس کی نہیں ہے کوئی ، بے حد ایسا
جس نے پیدا کیا انسان محمدؐ ایسا

۳۲

نام ایسا ہے کہ ہونٹوں پہ درود آیا ہے
صاحبِ جسم بھی ہوتے ہوئے بے سایا ہے
اپنا محبوب خدا نے اسے فرمایا ہے
خلوتِ خاص میں معراج پہ بلوایا ہے
اِس بلندی پہ کہاں اور نبی پہنچے ہیں
قابَ قَوسَین کی منزل پہ یہی پہنچے ہیں

۳۳

وہ جو یکتا ہے ، تو ملتی نہیں اِن کی بھی نظیر
ہیں یہی رحمتِ کونین ، یہی خیرِ کثیر
تابعِ وَحیِ الٰہی ہے انہیں کی تقریر
اِن کا ہر قول ہے قرآن کی گویا تفسیر
دشمنِ جاں جسے صادق کہے ، سچّے ایسے
جس سے اچھا کوئی ممکن نہیں ، اچھّے ایسے

۳۴

وہ کہ جو اوّل و آخر میں ہے اک ذاتِ اَحَد
اُسی معبود کی گنتی کا ہیں یہ پہلا عَدَد
ان کو عِرفانِ اَزل ہے ، انہیں عِرفان اَبَد
نور ہی نور ہیں ہر چند کہ خاکی ہے جَسَد
جتنے افلاک ہیں سب ان کے لیے فَرش ہوئے
اِن کے نعلین تھے جو زیب دَہِ عَرش ہوئے

۳۵

شاہِ لولاک ہیں ، افلاک کا عنواں یہ ہیں
مرکزِ دائرۂ ہستیٔ امکاں یہ ہیں
نازشِ آدمؑ و داوٗدؑ و سلیماںؑ یہ ہیں
ہر زمانے کے لیے صاحبِ دوراں یہ ہیں
اِن کی نظروں میں ہیں اعمال کے دفتر سب کے
ہیں یہی پیشِ خدا ، شافعِ محشر سب کے

۳۶

انبیاء نے کیا میثاقِ رِسالت اِن کا
ساعَتِ سَعد بنا یُمنِ وِلادت اِن کا
سعیٔ مشکور ہوا کارِ ہدایت ان کا
دیکھنا جاہ ، حَشم روزِ قیامت ان کا
شافعِ حشر ہیں یہ ، دونوں جہاں ان کے ہیں
بچے سردارِ جوانانِ جناں اِن کے ہیں

۳۷

ان کی بعثت پہ نبوّت اُسے کرنا تھی تمام
راہِ پیغام و ہدایت اُسے کرنا تھی تمام
حدِّ احکام و شریعت اُسے کرنا تھی تمام
دیں کی تکمیل پہ نعمت اُسے کرنا تھی تمام
اپنی مخلوق کا ہر عہد دکھانا تھا اُسے
اوّلِ خلق کو آخر میں بُلانا تھا اُسے

۳۸

پہلی تخلیق جو خالق کی تھی ، نور اِن کا تھا
ذاتِ واجب تھی فقط اور ظہور اِن کا تھا
غیب ہے جو بھی ہمارا ، وہ حضور اِن کا تھا
جلوۂ نورِ سرِ وادیٔ طور اِن کا تھا
نور خالق کا ہو ، محصورِ نظر کیا معنی
اُس کا جلوہ ہو کسی ایک نگر ، کیا معنی

۳۹

آپ کی ذات پہ رحمت اُسے کرنا تھی تمام
دین و دنیا کی سعادت اُسے کرنا تھی تمام
اس گھرانے پہ امامت اُسے کرنا تھی تمام
آخری عہد کی حجّت اُسے کرنا تھی تمام
اقتدار اِن کا کہاں تک ہے ، دکھانا تھا اُسے
حشر تک اِن کی حکومت ہے ، بتانا تھا اُسے

۴۰

دشت میں پھر کوئی پھیلی نہیں ایسی تنویر
پھر قلم نے کوئی لکھی نہیں ایسی تحریر
خوابِ امکاں نے بھی پائی نہیں ایسی تعبیر
پھر مصوّر نے بنائی نہیں ایسی تصویر
یوں لگا مشغلۂ لوح و قلم چھوڑ دیا
ایسا شہہ کار بنایا کہ قلم توڑ دیا

۴۱

کوئی ہادی ہے ، نہ رہ بَر ، نہ ولی اِن جیسا
کوئی اَوتار ، رُشی اور نہ مُنی اِن جیسا
کوئی مُصلح ، نہ مُعلّم ، نہ نَبی اِن جیسا
ساری دنیا میں نہیں اور کوئی اِن جیسا
کب انہیں اِن کی فضیلت سے سِوا سمجھے ہیں
اِن کا نائب ہے جسے لوگ خدا سمجھے ہیں

۴۲

ان کے نائب ہی کے بابا نے تو پالا ہے انہیں
بنی ہاشم کی روایات میں ڈھالا ہے انہیں
ایک طوفان و تلاطم سے نکالا ہے انہیں
کہیں گرنے نہ دیا ، ایسا سنبھالا ہے انہیں
گھر بھتیجے کا بسایا ہے ابوطالبؑ نے
عقد بھی ان کا پڑھایا ہے ابوطالبؑ نے

۴۳

آؤ یہ بھی تو زرا اَمرِ حقیقت دیکھو
ابوطالبؑ کی بھتیجے سے محبّت دیکھو
کس طرح راتوں میں کی ان کی حفاظت، دیکھو
اپنے بیٹوں سے بدل دینے کی ہمّت دیکھو
اسی ایثار سے پایا ہے مقدّر ایسا
پال کر دے دیا دنیا کو پیمبر ایسا

۴۴

کیوں مُخالف ہے مسلمان ابوطالبؑ کا
مانتا کیوں نہیں احسان ابوطالبؑ کا
گھر تھا اِسلام کا، ایوان ابوطالبؑ کا
درد اِسلام کا، درمان ابوطالبؑ کا
بدلہ احسان کا کیا یوں ہی دیا جاتا ہے؟
محسنِ دیں کو بھی کافر ہی کہا جاتا ہے؟

۴۵

کیا کہیں کُفر کیا کرتا ہے ایسے اِقدام
جن کی ہیبت سے ہوں کُفّار کے حَربے ناکام
کھینچ کر تیغ کھڑا ہو کرے کارِ اسلام
کُفر اگر یہ ہے، تو اِس کفر کو ایماں کا سلام
کفر پر ان کی جلالت ہی تو نسلوں میں گئی
اس جلالت کی عداوت ہی تو نسلوں میں گئی

۴۶

ساتھ دینا علی اَلاِعلان ابوطالبؑ کا
کام ایسا نہ تھا آسان ابوطالبؑ کا
رہتی دنیا پہ ہے احسان ابوطالبؑ کا
سابقُ اَلاَمر ہے ایمان ابوطالبؑ کا
شوق سے آپ یہ کہیے کہ خُدا نے کی ہے
پرورش☆ اپنے بھتیجے کی چچا نے کی ہے

۴۷

ذوالعشیرہ میں جو اُٹھ جاتے تھے کھا کھا کے طعام
اور بھڑک اُٹھتے تھے سُنتے تھے جو اللہ کا نام
غیض میں پھر ابوطالبؑ نے نکالی جو حسام
پھر یہ ہمّت تھی کسی میں نہ سُنے حق کا پیام
کام ان کا تھا ہر عُنوان سے اچھّا کہ نہیں
کُفر یہ ہے، تو ہے ایمان سے اچھّا کہ نہیں

۴۸

تھا پیمبرؐ کو بہت ان کی جدائی کا ملال
سالِ رحلت تھا انہیں کا جو بنا حزن کا سال
کوئی مونس تھا، نہ یاور کہ جو ہو شاملِ حال
ہر کڑے وقت میں آیا ابوطالبؑ کا خیال
سختیاں بڑھ گئیں جب ساتھ چچا کا چھوٹا
اتنے مجبور ہوئے آپ سے مکّہ چھوٹا

☆ اَلَم یَجِدکَ یَتیماً فآوٰی (سورۂ والضحیٰ)

۴۹

جان پہچان کے انجان ہوئے جاتے ہو
دانا ہوتے ہوئے نادان ہوئے جاتے ہو
نفع کی راہ لو ، نقصان ہوئے جاتے ہو
نام سُن کر ہی پریشان ہوئے جاتے ہو
یہ جو کچھ قوّتِ ایماں میں کمی باقی ہے
کیا کہیں کُفر سے کچھ ربط ابھی باقی ہے

۵۰

بات اتنی ، ارے احسان فراموش نہ بھول!
یہ محمدؐ ، یہ علیؑ ہیں تو اِسی باغ کے پھول
ایک مولائےؑ جہاں ، ایک رسولِؐ مقبول
ابوطالبؑ کی ریاضت کے ہیں پھل آلؑ و رسولؐ
چھوڑ کے اِن کو جہاں جاؤگے ، پچھتاؤگے
جنت اِس گھر ہی سے پاؤگے اگر پاؤگے

۵۱

دیر لگتی نہیں بگڑا ہوا منظر بنتے
خاکِ بے مایہ کے ذرّات کو جوہر بنتے
قطرۂ آب کو وُسعت میں سمندر بنتے
سب کی بگڑی ہوئی دیکھی ہے اِسی گھر بنتے
بگڑا ہو حُرؑ کی طرح بھی ، تو مقدّر بن جائے
کوئی بے زر یہاں آئے تو ابوذرؑ بن جائے

۵۲

علم و حکمت کا مدینہ ہیں نبیؐ ، دَر حیدرؑ
وہ پیمبر ہیں تو ہیں نفسِ پیمبر حیدرؑ
ہو مہم کوئی ، ہمیشہ ہیں مظفّر حیدرؑ
رَہ بَری ناز کرے جن پہ ، وہ رَہ بَر حیدرؑ
جادۂ مرضیِ معبود کے راہی ہیں یہی
تیغ لیتے ہیں خدا سے ، وہ سپاہی ہیں یہی

۵۳

جب بھی تلوار کہیں حق کے سپاہی کی چلی
موت کا سیل بڑھا ، لہر تباہی کی چلی
ان کے بابا سے رَوِشِ دین پناہی کی چلی
یہ جہاں پہنچے ، وہاں بات خُدا ہی کی چلی
صرف انسان نہیں ، جِن بھی انہیں جانتے ہیں
اِن کی تلوار کا لوہا تو سبھی مانتے ہیں

۵۴

ہے سبھی دولتِ دارین اِنہیں کی جاگیر
اور غذا ان کی فقط ہے نمک و نانِ شعیر
اِن کے آگے ہیں زمانے کے شہنشاہ فقیر
ان کا جو ہو گیا ، اللہ رے اُس کی تقدیر
اہلِ حق اِن کو پیمبر کا وصی کہتے ہیں
نام میں بھی وہ علو ہے کہ علیؑ کہتے ہیں

۵۵

وہ علیؑ جس نے رسالت کی شہادت دی ہے
جس کو پیغمبرِؐ اکرم نے نیابت دی ہے
جس کے بچوں نے شہادت کی ضمانت دی ہے
حشر تک نسل میں خالق نے امامت دی ہے
خاص ایک اپنی صِفَت سے اُسے نسبت بخشی
آخری فرد کو اللہ نے غیبت بخشی

۵۶

جس کی کعبہ میں ولادت ہو، کوئی ہو تو کہو
جس کی مسجد میں شہادت ہو، کوئی ہو تو کہو
جس کا دیدار عبادت ہو، کوئی ہو تو کہو
جس کی طینت میں طہارت ہو، کوئی ہو تو کہو
ان کا انداز زمانے سے جُدا رہتا ہے
دَر انہیں کا ہے جو مسجد میں کُھلا رہتا ہے

۵۷

کبھی محراب میں ہیں اور کبھی منبر پہ علیؑ
دیکھیے بت شکنی دوشِ پیمبر پہ علیؑ
جنگِ خندق میں علیؑ، قلعۂ خیبر پہ علیؑ
ایک ہجرت ہی کی شب سوئے ہیں بستر پہ علیؑ
جان جوکھوں کی گھڑی ہو، بڑی بھاتی ہے انہیں
نیند تلواروں کے سائے ہی میں آتی ہے انہیں

۵۸

کُلِ ایماں ہیں تو ایمان کی میزاں ہیں علیؑ
نقطۂ با ہیں علیؑ ، معنیٔ قرآں ہیں علیؑ
غلبۂ کفر میں اک فتح کا عنواں ہیں علیؑ
جس جگہ دیکھو نمودار و نمایاں ہیں علیؑ
دشمنِ دینِ خُدا خوب اِنہیں جانتے ہیں
زورِ بازو کو شجاعان عرب مانتے ہیں

۵۹

سامنے کفر کے تنہا ہوں تو لشکر ہیں علیؑ
فاتحِ بدر و اُحد فاتحِ خیبر ہیں علیؑ
قاتلِ ابنِ وَدو مَرحَب و عَنتر ہیں علیؑ
حق شناسی کا یہی حق ہے کہ حق پر ہیں علیؑ
مرتبہ ان کو ولایت کا ملا ہے رب سے
بعد اللہ و محمدؐ کے ، ہیں افضل سب سے

۶۰

ہے جو مولائے جہاں ، باغ کا مزدور بھی ہے
عمر فاقوں میں بسر ہو اسے منظور بھی ہے
سب کو مشکل سے چھُڑا دینے پہ مامور بھی ہے
ڈھلتے سورج کو پلٹ دینے کا مقدور بھی ہے
عاجز ادراک سے یاں سب کی خرد ہوتی ہے
ختم اِسی پر تو کمالات کی حد ہوتی ہے

۶۱

مونسِ روزِ جزا ، ساقیِ کوثر حیدرؑ
جس پہ ٹھہری ہوئی گیتی ہے ، وہ لنگر حیدرؑ
جو مہم دینِ خدا کی ہو کرے سَر حیدرؑ
تم بھی مشکل میں پکارا کرو ، حیدرؑ حیدرؑ
زحمتیں جو بھی ہیں ، راحت سے بدل جاتی ہیں
نام لینے ہی سے سب مُشکلیں ٹل جاتی ہیں

۶۲

وہ بہادر کہ شجاعت نے کیا ناز اِن پر
ایسے عادل کہ عدالت نے کیا ناز ان پر
ایسے سچّے کہ صداقت نے کیا ناز ان پر
وہ کریمی کہ سخاوت نے کیا ناز ان پر
روٹیاں اپنی یہ سائل کو اُٹھا ، دیتے ہیں
بھوکے سوجاتے ہیں اوروں کو کھلادیتے ہیں

۶۳

صُلح کے وقت علیؑ ، جنگ کے میداں میں علیؑ
شب ہجرت میں علیؑ ، چشمِ حریفاں میں علیؑ
ذوالعشیرہ میں علیؑ ، دعوتِ ایماں میں علیؑ
حجِّ آخر میں علیؑ ، خُم کے بیاباں میں علیؑ
صرف ہنگامۂ تجویزِ خلیفہ میں نہیں
چھوڑ کر لاش پیمبر کی ، سقیفہ میں نہیں

۶۴

اِن کا گھر ہے جِسے اللہ نے عزّت بخشی
جو تصوّر سے بھی اعلیٰ ہے ، وہ رفعت بخشی
سب اسی گھر کے مکینوں کو سعادت بخشی
نسل اسی گھر سے چلی جس کو سیادت بخشی
شَرف اس در سے سبھی نامی گرامی چاہیں
ان کے بچّوں سے بڑے خطِّ غلامی چاہیں

۶۵

بزمِ ہستی کے اندھیروں میں چراغاں ان سے
رزق پاتی ہے عقیدت کی رگِ جاں ان سے
شجرِ علم کی ہر شاخِ گلستاں ان سے
آیتیں پوچھتی ہیں معنیٔ قرآں ان سے
یہ وہ ہیں جن سے فضیلت بھی شرف پاتی ہے
ان کے ہونٹوں سے سلونی کی صدا آتی ہے

۶۶

ہیں قصیدوں میں علیؑ ، شعر کے دیواں میں علیؑ
مثلِ گُل حسنِ عقیدت کے گُلستاں میں علیؑ
اہلِ عرفاں میں علیؑ ، بزمِ فقیہاں میں علیؑ
رہتے ہیں اہل مودّت کے دل و جاں میں علیؑ
اہلِ ایماں کا زمانے میں وقار اِن سے ہے
سچ ہے سب گلشنِ ایماں کی بہار اِن سے ہے

۶۷

اسی گلشن کی بہار آلِ پیمبرؑ کو سلام
چھ مہینے کے مجاہد ، علی اصغرؑ کو سلام
قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ ، علی اکبرؑ کو سلام
حُرِّ ذی جاہ کو عباسؑ دلاور کو سلام
پیش ہوتا ہے شہیدوں کو تو ہم سب کا سلام
لو حبیبؑ ابنِ مظاہر تمہیں زینبؑ کا سلام

۶۸

اُمِ کلثومؑ کو اور زینبؑ مضطر کو سلام
بے بس و بےکس و بےمقنع و چادر کو سلام
جس نے قرآن پڑھا نیزے پہ، اس سر کو سلام
کربلا میں لُٹے سادات کے ، اس گھر کو سلام
یہ پیمبر کا لُٹا گھر جو رہِ شام میں ہے
سب اسی گھر کا لہو شہ رگِ اسلام میں ہے

۶۹

حمزہؑ و جعفرِؑ طیّار کا ، حیدرؑ کا لہو
خون شبیرؑ کا اور حضرت شبّرؑ کا لہو
دونوں فرزندوں کا اور مُسلمِؑ بے پر کا لہو
کربلا میں جو بہا ہے ، وہ بہتّرؑ کا لہو
چودہ صدیوں سے گذر کر جو یہ نام آیا ہے
وہ یہی خوں ہے ، جو اسلام کے کام آیا ہے

۷۰

صاحبِؑ مہر و وفا ، ثانیِ حیدرؑ ، عبّاسؑ
اپنے اَسلاف کے اخلاق کا پیکر ، عبّاسؑ
جس سے ڈھارس تھی حرم کو ، وہ غضنفر عبّاسؑ
حاملِ مشک و علم شیرِ دلاور عبّاسؑ
پیاس میں فوجِ ستم گار پہ غلبہ کرکے
جس نے پانی نہ پیا نہر پہ قبضہ کرکے

۷۱

اس کی ماں نے بڑے ارمان سے پالا تھا اسے
بڑی چاہت سے ، بڑے دھیان سے پالا تھا اسے
بڑی شوکت سے ، بڑی شان سے پالا تھا اسے
خاص غایت سے ، بڑے مان سے پالا تھا اسے
اس کی خلقت کا تو مقصد ہی تھا نصرت شہؑ کی
ماں نے گھٹّی میں پلائی تھی اطاعت شہؑ کی

۷۲

نام عبّاسؑ ہے اور شیرِ الٰہی کا ہے شیر
ہو زبردست کوئی اس کے مقابل تو ہے زیر
نصرتِ شاہؑ میں دل آج ہے جینے سے جو سیر
اک ذرا رن کی اجازت اسے ملنے کی ہے دیر
دل میں ٹھانی ہے کہ فوجوں کا صفایا کردے
مشک پانی سے بھرے ، خون سے دریا بھردے

۷۳

مگر اس شیر کو لڑنے کی اجازت نہ ملی
حسرتِ جنگ و جدل دل میں جو تھی، دل میں رہی
آبِ دریا سے جو تھی مشکِ سکینہؑ بھرنی
گھاٹ پر چیر کے پہنچا صفِ اعدا کو جری
تشنہ لب تھا نہ مگر منہ کو لگایا پانی
بھر کے چلو میں حقارت سے گرایا پانی

۷۴

یاد آئی جو سکینہؑ کی عَلَم دار کو پیاس
کر کے مہمیز فرس کو وہ چلا نیک اساس
مشک لے کر وہ بڑھا جاتا تھا بےخوف و ہراس
جب قلم ہو گئے بازو تو بصد حسرت و یاس
فاصلہ دیکھا کبھی مشکِ سکینہؑ دیکھی
دور سے صورتِ سلطانِؑ مدینہ دیکھی

۷۵

دفعتاً تیرِ ستم مشک میں پیوست ہوا
ریت پر پانی اُدھر مشکِ سکینہؑ سے بہا
ساتھ اک گرز بھی جرّار کے ماتھے پہ لگا
خونِ عبّاسِؑ جری مشک کے پانی پہ گرا
خواہشِ آب پہ پانی جو پھرا ریتی پر
ساتھ پرچم کے عَلَم دار گرا ریتی پر

۷٦

تشنہ لب بچوں کی قسمت کو بگڑتے دیکھا
بھائی نے ایڑیاں بھائی کو رگڑتے دیکھا
دشت میں گلشنِ ہستی کو اجڑتے دیکھا
پنجۂ موت سے بے دست کو لڑتے دیکھا
چھو کے عباسؑ کے بازو جو ہوا آتی تھی
بنتِ زہراؑ کی ردا سر سے گری جاتی تھی

۷۷

لائے جب مشک و علم خیمہ میں شاہِ کونین
گرد پرچم کے سبھی کرنے لگے شیون و شین
تھا کہیں ہائے چچا اور کہیں ہائے حسینؑ
کہیں نوحہ، کہیں گریہ، کہیں ماتم، کہیں بین
یوں علَم دار کی مجلس جو بپا ہوتی تھی
کوئی بی بی بھی پسِ خیمہ کھڑی روتی تھی